

فرانس فلسطین کے باقیات کو تسلیم کرے گا

ستمبر 2025 میں، صدر ایمانوئل میکرون اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سامنے کھڑے ہو کر فلسطین کی ریاست کو تسلیم کریں گے۔ یہ ایک احتیاط سے تیار کردہ تقریر ہوگی، جو امن، وقار اور بین الاقوامی قانون کے مطالبات سے بھری ہوگی۔ کیمرے چمکیں گے، سفارت کار تالیاں بجائیں گے، اور سرخیاں اسے "تاریخی لمحہ" قرار دیں گی۔ لیکن غلطی نہ کریں: فرانس ایک ریاست کو تسلیم نہیں کر رہا۔ وہ ایک قبرستان کو تسلیم کر رہا ہے۔

جب میکرون اپنا اعلان کریں گے، غزہ شاید صرف جلی ہوئی زمین ہو، جو ان لوگوں کی ہڈیوں سے بھری ہوگی جنہیں دنیا نے بچانے کا انتخاب نہیں کیا۔ فرانس کا اشارہ، خواہ کتنا ہی نیک نیتی سے ہو، جنازے کے بعد بہت دیر سے بھیجے گئے تعزیتی خط کی خوفناک وقت کی پابندی کے ساتھ آتا ہے۔ سفارت کاری کے نام پر، پیرس راکھ پر جھنڈا لہرائے گا۔

ایک اشارہ جو طنز سے بھرا ہوا ہے

فرانس کا دعویٰ ہے کہ اس کی تسلیم کا مقصد دو ریاستی حل کو بحال کرنا ہے، جو امن کے لیے ایک وسیع تر کوشش کا حصہ ہے۔ میکرون نے معمول کے شرائط بیان کیے ہیں: حماس کو غیر مسلح کرنا، یرغمالیوں کو رہا کرنا، فلسطینی اتھارٹی کی اصلاح کرنا۔ کاغذ پر، یہ معقول لگتا ہے۔ عملی طور پر، یہ طنز کی طرح لگتا ہے۔ غزہ مکمل محاصرے میں ہے۔ مغربی کنارہ ریئل ٹائم میں الحاق کیا جا رہا ہے۔ اور فرانس فلسطینیوں سے کہہ رہا ہے۔ جن میں سے بہت سے بھوک سے مر رہے ہیں، بے گھر ہیں یا مر چکے ہیں۔ کہ وہ اپنی سیاست کو ترتیب دیں قبل اس کے کہ انہیں ایک قوم کے طور پر تسلیم کیا جائے۔

یہ مضحکہ خیز ہوتا، اگر یہ اتنا خون آلود نہ ہوتا۔

غزہ: خاردار تاروں کے پیچھے بھوک سے مرنا

صاف بات کریں: غزہ ایک جیل ہے، اور اس کے قیدیوں کو بھوک سے مارا جا رہا ہے۔ مارچ 2025 سے، اسرائیل نے زمین، ہوا اور سمندر سے مکمل محاصرہ نافذ کیا ہے۔ تمام سرحدی گزرگاہیں اسرائیل کے کنٹرول میں ہیں۔ غیر ملکی صحافیوں کو داخلے

لی اجازت نہیں ہے۔ بین الاقوامی امدادی قافلوں کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ سمندری ناکہ بندی مکمل طور پر نافذ ہے۔ کچھ بھی اندر نہیں جاتا۔ کوئی باہر نہیں نکلتا۔

یہ انسانی بحران نہیں ہے۔ یہ انسان کی بنائی ہوئی قحط ہے، جو بیوروکریٹک درستگی کے ساتھ تیار کی گئی ہے۔

اقوام متحدہ اور بین الاقوامی امن کانفرنس نے دونوں نے تصدیق کی ہے کہ غزہ اب پانچویں مرحلے کی قحط میں ہے۔ اجتماعی بھوک۔ 70 فیصد سے زیادہ زرعی زمین تباہ ہو چکی ہے۔ واٹرڈیسیلینیشن پلانٹس کو بمباری کی گئی ہے یا ایندھن سے محروم کر دیا گیا ہے۔ زیادہ تر لوگ نمکین یا آلودہ پانی پیتے ہیں، اگر وہ کچھ پیتے ہیں۔

حیرت انگیز طور پر، AFP اور الجزیرہ جیسے بین الاقوامی میڈیا کے لیے کام کرنے والے چند مقامی صحافی اب بھی زمین سے رپورٹنگ کر رہے ہیں۔ وہ اپنے معاشرے کے زوال کو رور کر کے مستقل آمدنی حاصل کر رہے ہیں۔ تصور کریں کہ آپ کو رپورٹس لکھنے کے لیے ادائیگی کی جا رہی ہے جبکہ آپ کے پڑوسی گھاس کھاتے ہیں اور آپ کا شہر کھنڈر بن جاتا ہے۔ یہ صحافت نہیں ہے؛ یہ زندہ بچ جانے والوں کی گواہی ہے۔

اسرائیل: قانون کی خلاف ورزی بغیر سزا کے

اسرائیل، قابض طاقت کے طور پر، چوتھے جنیوا کنونشن کے تحت پابند ہے کہ شہری آبادی کو خوراک، پانی اور طبی دیکھ بھال تک رسائی یقینی بنائے۔ اس کے بجائے، اس نے جان بوجھ کر یہ تینوں چیزیں روک دی ہیں۔

اس نے بین الاقوامی عدالت انصاف کے دو الگ الگ فیصلوں کو بھی نظر انداز کیا۔ جنوری اور مارچ 2024 میں۔ جن میں غزہ میں انسانی امداد کی اجازت دینے اور نسل کشی کے اعمال کو روکنے کے لیے تمام اقدامات اٹھانے کا حکم دیا گیا تھا۔ اسرائیل نے دونوں کو نظر انداز کیا۔

واضح کریں: یہ صرف اخلاقی ناکامی نہیں ہے۔ یہ ایک کھلا، جاری جرم ہے۔ جنگ کے طریقے کے طور پر بھوک کا استعمال بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت ممنوع ہے۔ یہ روم سٹیٹ کے تحت بھی جنگی جرم ہے۔ پھر بھی اسرائیل بغیر کسی معنی خیز نتائج کے پھانسی کا پھندا کستا رہتا ہے۔

مغربی کنارہ: مٹانے کے ذریعے الحاق

جب غزہ بھوک سے مر رہا ہے، مغربی کنارہ ایک لاش کی طرح کاٹا جا رہا ہے۔ اسرائیلی کنیسٹ کا علاقے کو الحاق کرنے کے لیے غیر پابند ووٹ۔ آباد کاری کی تعمیر میں دھماکے اور فوجی چھاپوں کے ساتھ۔ نے ایک قابل عمل فلسطینی ریاست کے کسی بھی دعوے کو توڑ دیا ہے۔ فرانس ستمبر میں فلسطین کو تسلیم کر سکتا ہے، لیکن اس وقت تک تسلیم کرنے کے لیے کوئی فلسطین باقی نہ رہے۔ صرف ٹکڑے ٹکڑے، محصور اور دفن شدہ۔

بین الاقوامی برادری: بے عملی سے قصور وار

فرانس کا اعلان ایک زیادہ سنگین حقیقت کو واضح کرتا ہے: بین الاقوامی برادری ناکام نہیں ہو رہی۔ وہ سازش کر رہی ہے۔ نسل کشی کنونشن کے تحت، ریاستوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ نسل کشی کو روکیں، نہ کہ صرف بعد میں اس کی مذمت کریں۔ تحفظ کی ذمہ داری (R2P) کے اصول کے تحت، انہیں اس وقت عمل کرنا چاہیے جب کوئی آبادی بڑے پیمانے پر مظالم کے جرائم کا سامنا کر رہی ہو۔

اس کے باوجود، عالمی رد عمل ہاتھ ملنے اور آدھے ادھورے اقدامات کا ایک مرکب رہا ہے۔ امدادی ناکہ بندی برقرار ہے۔ اسرائیل کو اسلحہ کی ترسیل جاری ہے۔ ICJ کے فیصلے نظر انداز کیے جا رہے ہیں۔ کوئی پابندیاں نہیں، کوئی پابندی نہیں، کوئی معنی خیز عمل نہیں۔

اسے خوبصورت نہ بنائیں: اسرائیل کو بھوک کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت دے کر، دنیا نسل کشی میں حصہ لے رہی ہے۔

نتیجہ: قبروں پر اٹھائی گئی پرچم

فرانس کا فلسطین کو تسلیم کرنے کا وعدہ بے معنی نہیں ہے۔ لیکن یہ خوفناک طور پر دیر سے ہے۔ تسلیم کرنا نجات نہیں ہے۔ یہ بھوکوں کو کھانا نہیں کھلائے گا یا بے گھر ہونے والوں کو پناہ نہیں دے گا۔ یہ مردوں کو واپس نہیں لائے گا۔ محاصرہ توڑنے، غزہ کو امداد سے بھر دینے اور بین الاقوامی قانون کو نافذ کرنے کے لیے فوری عمل کے بغیر، فرانس کی تسلیم ایک انصاف کا عمل نہیں ہو لی۔ بلکہ ایک تعزیتی خطاب ہو گا۔

جب میکرون ستمبر میں فلسطینی پرچم بلند کریں گے، تو دنیا کو پوچھنا چاہیے: کیا وہ ایک خود مختار قوم کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔ یا ان متاثرین کی عزت کر رہے ہیں جنہیں ہم سب نے چھوڑ دیا؟

اگر جواب مؤخر الذکر ہے، تو یہ سفارت کاری نہیں ہے۔ یہ سازش ہے۔